

انما جاء النبيين لادعواي بعدي الحديث

تحریکِ محمد نہوت

اور

جے یو پی کا پارلیمانی کردار

خالد محمود قادری

ناشر

جمعیت علماء پاکستان

بمملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	تحریک شتم نبوت اور
مؤلف	:	JUP کا پارلیمانی کردار
پار اول	:	خالد محمود قادری
تعداد	:	ستمبر ۱۹۹۸ء
صفحات	:	دو ہزار
قیمت	:	۵۰
ناشر	:	۱۵ روپے
	:	الجمعیۃ اکاوی

ملنے کا پتہ

الجمعیۃ اکاوی - نعمانیہ بلڈنگ - اندرون ککسلی گیٹ، لاہور

فون نمبر: ۷۶۶۰۳۰۸



پیش لفظ

زمانہ کی مسافت طے کر گیا، زمین نے کسی گردش میں تھل کیس، آسمان نے کتنی گردشیں لیں، سورج ہزاروں مرتبہ مشرق کی کوکھ سے طلوع ہو کر مغرب کی آغوش میں ڈوب گیا، ستارے لاکھوں مرتبہ اپنے رشتہ بھروسے اندھیری راتوں کو منہ کر کے سو گیا، ستاروں نے کتنی مرتبہ چرخ کیلوفری پر اپنی حسین بڑبڑیں سچائیں اور برخواست کیں تھیں ایک صدی پرانے کفر کے یارے ابھی تازہ ہیں۔ ان نے دل ایک ساتھ دھڑکتے ہیں۔ بجلی نبی بنانے والے اور نبی بننے والے آج بھی بھل گئے ہیں اور ایک دوسرے کا منہ چوم رہے ہیں۔ چوٹ ایک کو کتنی ہے، کچھ دوسرے کے منہ سے نکلتی ہے۔ نقصان ایک کا دوتا ہے، آئندہ دوسرا بھاتا ہے۔ جرم ایک کرتا ہے، سہارا دوسرا دیتا ہے۔ مگر قوم مسلم ان کی وارداتوں، گمراہیوں اور سازشوں سے بے خبر بار بار ان کے ظلم کا نشانہ بنتی چلی جا رہی ہے۔ قوم مسلم کی پیادہ اری اور ان کے اندر کچھ کر گزرنے کی دو صلاحیت باقی ہے۔ وہ عدم تعلیم، عدم رابطہ، عدم پلاننگ اور عدم اتحاد کی وجہ سے درست نتائج نہیں دے رہی۔ حالات کی نبض پر ہاتھ رکھ کر فیصلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے ارد گرد و ماحول سے بونے والے حالات پر نگاہ رکھیں، اپنے پس و پیش کا جائزہ لیں، اپنے اور بیگانے کی پہچان حاصل کریں۔ دوست و دشمن کی شناخت کریں تاکہ اسلام اور اہل اسلام کی درست و درست خدمت کی جاسکے۔ اس مقصد کو پالنے اور اس منزل پر نکلنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم عقیدہ فتنہ نبوت، اس کی اہمیت، قادیانی فتنہ اور اس کا پس منظر نیز اس سلسلہ میں مختلف مراحل میں کی جانے والی قلمی و تقریری اور تحریری و جماعتی جدوجہد کا وقت نظر سے جائزہ لیں۔

ناہوس رسالت کے باغیوں، منکروں اور غداروں کی ہٹ لہریں تیار کریں، ان کی چالوں اور ان کے حالوں کا مطالعہ کریں، ان کے مفادات کو نقصان پہنچائیں،

ان کے لڑنے کو جا دیں، ان کے مبلغین اور دوسرے ان کے اہل تبلیغ سے روک دیں، ان کے راستے میں قدم قدم رکاوٹیں کھڑی کریں، ان کی زیر زمین جدوجہد اور رابطوں کو جان کر اپنا پدف مقرر کریں، ان کی ہٹ لہریں کے لئے مبلغین تیار کریں، لڑنے لکھنے، عوام میں تبلیغ کے کام میں اور وطن عزیز میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا تحفظ کریں تاکہ ہم دنیا و آخرت میں اپنی نجات کا سامان بنا سکیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ و رسول علیہ السلام ہمیں راہ حق پر تاقیامت قائم و باقی رکھیں ہم ناموس رسالت کی حفاظت و پاسانی کے لئے سب کچھ بھار کرسکتے

ایک دن مسلم حرم کی پاسانی کے لئے
ٹیل کے ماحل سے لے کر تانہاک کا شفر

والسلام

خاک راہ قیام

خالد محمود قادری

مدیر اعلیٰ

پابندہ احوال و آثار لاہور

۳۰ اگست بروز جمعرات ۱۹۹۸ء



عقیدہ ختم نبوت

دنیا میں ہمیشہ سے حق اور باطل، شر اور خیر، سچ اور جھوٹ آپس میں برسرِ رہے ہیں اور آئندہ بھی باہم مزاحم رہیں گے۔ جس طرح رب العالمین نے پہلے بندوں کی رہبری و رہنمائی کے لئے اپنے برگزیدہ اور نیک خصلت انسانوں میں بعض کو پیغمبر بنا کر بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو سچ اور خیر کی طرف بلائیں ان تک توحید، رسالت کا پیغام پہنچائیں اور انسانوں کو باطل، شر، جھوٹ اور دوسری اغویات سے رہنے کی تلقین کریں۔ اس کام کے لئے رب تعالیٰ نے اپنے جن چیدہ چیدہ محبوب بندوں کو چنا اور منتخب کیا وہ اپنے وقت پر اس دنیا میں آتے رہے اور رب العالمین کے پیغام کو پہنچا کر دنیا سے رخصت ہوتے رہے اور سب سے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنا کر مبعوث کیا اور آپ کے بعد انبیاء و رسل کا سلسلہ ختم کر دیا۔ آپ آخری رسول و نبی ہیں اور اسلام آخری دین ہے اور امت محمدیہ آخری امت ہے، اس کے بعد کوئی اور نئی امت نہیں ہو گی اور اسی پر قیامت قائم ہوگی۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور حساسیت پر روشنی ڈالتے ہوئے قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمُ
النَّبِيِّينَ طُوَّكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ (الاحزاب۔ ۴۰)

ترجمہ۔ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

مفسر قرآن صدر الافاضل فقیم الدین مراد تہاوی رحمہ اللہ نے تفسیر خزان
العرفان میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے۔

یعنی آخر الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبوت آپ پر ختم ہو گئی۔ آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پہلے ہیں مگر نزول کے بعد شریعت محمدی پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے نہس قرآن بھی اس میں وارد ہے۔ اور صحاح ستہ کی اکثر احادیث نہ حد تو اتار تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت مانا جائے، وہ خود ختم نبوت کا منکر ہے اور کھلا کافر ہے، وہ خارج از اسلام ہے، دین کا باغی ہے، مرتد ہے، اسلام کا نثار ہے، یہودیوں کا ٹاٹ ہے، واجب القتل ہے۔

عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کے لئے بڑا حساس ہے۔ یہ عقیدہ ہم غلامان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا جزو ہے۔ یہ بڑا نازک اور جذباتی مسئلہ ہے جس طرح توحید باری تعالیٰ اسلام کی بنیاد اور ملت اسلامیہ کے لئے اتحاد و یکجہتی کی اساس ہے اسی طرح رسالت محمدی پر ایمان اور مسلمہ نبوت کے خاتمے کا عقیدہ مسلمانوں کی اپنی زندگی کی روح اور جان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء بنایا اور آپ کے ذریعے دین اسلام کی تکمیل فرمائی یعنی اب نہ کوئی اصلی و نقلی نبی آئے گا نہ ظلمی و بددینی اور حقیقی و غیر حقیقی کی کوئی منجانش ہے۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے گویا اللہ نے مہر لگا دی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت پر اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہر لگا دی ہے اب اس مہر کو قیامت تک توڑا نہیں جاسکتا لہذا اس مہر کو توڑنے کے لئے اگر کسی نے من ممالی کی اور دین حق میں زہیم دانشمند کے لئے اپنی خاند ساز اور خود ساختہ نبوت کا اعلان کیا تو اس کا خود ساختہ اسلام قبول نہ ہو گا نہ اس کی بناوٹی نبوت۔ اللہ تعالیٰ نے حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس سلسلہ نبوت کو ناقامت بند کر

یا صاحبِ اعجاز یا سید
من جبک الفیہ نور القدر
الیکم النبۃ کا کان ختم
بعد از بزرگ توئی قسیم ختم

کہ ختم نبوت ہوتا ہے



دیا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ سید عالم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا۔

”لما خاتم النبیین ولا نبی بعدی“

ترجمہ۔ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔
چنانچہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور امام بخاری و مسلم نے نقل فرمایا۔

ترجمہ۔ میری مثال اور انبیاء کی مثال ایک محل کی سی ہے جسے بڑے خوبصورت انداز سے بنایا گیا ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رکھی گئی ہو دیکھنے والے اسے دیکھیں اور اس کی خوبصورتی و سجاوٹ کی توصیف و تعریف کریں ماسوائے اس جگہ کے کہ جس میں ایک اینٹ لگانا باقی ہے پس میرے ساتھ اس جگہ کو پر کر دیا گیا اور اب اس محل میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی بلکہ میرے ساتھ محل کر دی گئی ہے۔ رسولوں کی ترسیل مجھ پر ختم ہو گئی ہے۔

جبکہ دوسری ایک روایت یہ ہے کہ

میں ہی وہ محل کی آخری اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں اور پھر ابن ماجہ میں فرمایا۔

لما آخر الانبیاء و خاتم آخر الامم۔

ترجمہ۔ میں آخری نبی ہوں اور ختم آخری امت ہو۔

مسند احمد میں فرمایا۔

”میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی نبی امت نہیں۔“

نبی کا تکت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا

ترجمہ۔ نبی اسرائیل کی محمد اشت انبیاء کی ذمہ واری تھی اگر ایک نبی مر جاتا تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ میرے تابعین و خلفاء کثرت سے ہوں گے۔

(بحوالہ بخاری و مسلم و ابن ماجہ)

بحر مزید فرمایا۔ ان العلماء و رتہ الانبیاء (بخاری)
ترجمہ۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

دشمنان اسلام کی سازش

دشمنان اسلام خوب جانتے ہیں کہ امت مسلمہ کی بنیاد چونکہ عقیدہ ختم نبوت ہے لہذا اس نیکو خراب کرنے اور مسلمہ کے دینی جذبات سے کھیلنے کے لئے کوئی نبوت کا صرف شوشہ بھی موثر اور کارگر ہو گا لہذا وہ ہمیشہ سے سازش کرتے چلے آ رہے ہیں۔ جب ان کے کئے میں آکر اپنی کاری سے کوئی یہ دعویٰ کرے گا تو مسلمان یقیناً اپنی غیرت ایمانی کے ہاتھوں مجبور ہو کر مرنے مارنے پر تل جائیں گے۔ دشمنان اسلام کی نظر میں اس طرہ جہاں تہذیب و تنقیص انبیاء کا پہلو نکلے گا اسلام کے مکمل دین ہونے کو چیلنج کیا جائے گا وہیں عقیدہ ختم نبوت کو بھی نشانہ بنایا جاسکے گا۔

دشمنان اسلام کی یہ ایک نہایت ہی خطرناک، ہشیارک اور گہری سازش ہے جسے ہمیشہ یہود و ہنود اور نصاریٰ کی سرپرستی و پشت پناہی حاصل رہی ہے۔

شیطان نے گمراہی و ضلالت کا راستہ کھولنا تھا کیونکہ اس نے قسم کھائی تھی لہذا بالکل یہی سلسلہ اور راستہ اپنا کر شیطان نے انسانیت کو اپنے ساتھ جنسی بنانے کے کام شروع کر دیئے۔ اس دنیا میں باقی سب اقوام کو جن میں بدھ مت، ہندو مت، جیوسی، عیسائی اور یہودی و دیگر اقوام کو جنم کی طرف دھکیلنے کے بعد وہ مسلم امت کی طرف متوجہ ہوا، ان کے اتفاق کو نفاق میں بدلنے کے لئے اور ان کے آپس میں محبت، ایمانی چارے کو عداوت و انتشار میں بدلنے کے لئے اسلام کے اہم اور ابتدائی لائق بنیادوں پر ضرب لگانے کی کاوشوں میں مصروف ہو گیا۔

ان منصوبوں میں سے ایک منصوبہ اس کا یہ تھا کہ مسلمانوں کے دلوں سے اللہ و رسول کی محبت خارج کر دینے قرآن و حدیث اور فقہاء و محدثین سے لگاؤ

یعنی انگریز نے اپنا آلہ کار اور سہارا بنایا۔ اس پر پھر خرچ کیا اس کی منہ بھرائی کی۔ اسے دعویٰ نبوت کے لئے تیار کیا۔ ویسے بدبخت مرزا خود بھی بہت مراقی اور شبی آدمی تھا۔ اسے جب انگریز نے پال پوس کر اور شہنشاہ دے کہ پاس پر چڑھایا۔ تو یہ بڑی فراہم داری کے ساتھ عقل و خرد کا جامہ اتار کر خود ہی نکلا دے گیا۔ اس نے پوری وقار داری دکھائی۔

شیطان حرکت میں آیا اور خدا و غلام مرتضیٰ کے غلیظ فرزند پر سوار ہو گیا۔ یوں ایک دفعہ پھر اس ملحد کے زورِ انسانیہ کی جلالت کا یہ سلسلہ چل نکلا۔ ایسے میں انکڑب انکڑین غلام احمد قادیانی جتنی شیطان بن کر ظاہر ہوا اور اس کی ڈیوٹی شیطان کی تقلیدات کے فروغ پر ہی تھی۔ اگر ہم مرزا قادیانی اور اس کے خاندانی پس منظر میں تھوڑا سا جائزہ کر دیکھیں تو ہمیں تھانہ تک رسائی میں کافی آسانی ہو گی۔

قصہ یہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کی ناکامی اور انگریز سامراج کی جانبداری نے مسلمان ہند کو ابتداء و آزمائش کے کئی مرحلوں سے دوچار کر دیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو کمزور کیا جاتا رہا ہے اور ان کے اندر اعتقادی و فکری و اخلاقی کی کئی تحریکیں ابھاری گئیں حکومت برطانیہ ہی کے زیر اثر فتنہ قادیانیت نے بھی سراٹھایا۔ یہ فتنہ حکومت کی شہ پر اس کی گولائی و سرپرستی میں اٹھا جس کا مقصد مسلمانوں کے دلوں سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قد و منزلت اور احترام کو نکالنا اور وہیں اسلام کے ارشادات اور ان کے مضامین میں اس طرح کا رد و بدل کرنا تھا کہ مخالفین اسلام کے عزائم کی تکمیل میں مدد مل سکے۔ ہائی فتنہ قادیانیت نے عجیب انداز سے اس کی ابتداء کی اس فتنہ کا بانی برٹش انڈیا میں صوبہ پنجاب کے ضلع گودراپیڈو کی بہت سی رسول پو و قاضیاں جس کا نام بگڑ کر بعد میں قادیان ہو گیا میں غلام مرتضیٰ نامی ایک شخص کے گھریبا ہوا جو سرحدی مغل گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ اس کا پیشہ طبابت اور زمیندارہ تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی مروجہ عربی فارسی اردو اور طب کی تعلیم سے فارغ ہو کر

۱۸۶۸ء میں اپنی کمشنر سیالکوٹ کے آفس میں بطور محرر ملازم ہو گیا اور چار سال تک ملازمت کرتا رہا۔ بعد ازاں ملازمت چھوڑ کر اپنے والد کا ہاتھ جمانے لگا۔ ساتھ ہی ساتھ اس نے مذہبی کتب کا مطالعہ جاری رکھا اور مذہبی مناظرات میں حصہ لیتا رہا۔ ۱۸۷۹ء میں اس نے ایک اشتہار شائع کیا کہ میں ایک کتاب "ہدایہ احمدیہ" لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ جو پنجاس جلدوں پر مشتمل ہوگی اور جس میں اسلام کی حقانیت نیز دیگر مذاہب کی تردید میں قوی و مستحکم عقلی و نقلی دلائل پیش کئے جائیں گے۔ مسلمانوں نے اس کتاب کی اشاعت کے لئے کثیر تعداد میں بیچنی قیمت بھیج کر معاونت کی۔ لیکن ۱۸۸۰ء تا ۱۸۸۳ء کے دوران مرزا نے اس کتاب کی صرف چار جلدیں شائع کیں اور دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پڑھنے الہام اشاعت دین پر مامور کیا ہے اور یہ کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے۔ اس لئے اس کتاب کی مزید اشاعت بند کی جاتی ہے۔ ۱۸۸۶ء میں مرزا نے اپنی دوسری کتاب "سرمد چشم آدمیہ" تصنیف کی اور دوشیاد پور میں آریہ سماجیوں کے ساتھ مناظرہ بھی کیا۔ اس طرح وہ ایک مناظر اسلام اور مدعی اسلام کی حیثیت سے شہرت حاصل کرنے لگے۔

انہوں نے اپنے گرد عقیدت مندوں کا ایک بیجم اکٹھا کر لیا وسائل کی فراوانی ہونے لگی۔ جس میں حکیم نور الدین شاہی طبیب ریاست جہوں و کشمیر جیسے بادشاہ و مشہور معادن تھے۔ یہ دور تھا جب سکلی و ملی مجراں کی وجہ سے مسلمانوں کے ذہنوں پر تذبذب اور اضطراب دے بیٹھنے کی نفاذی کیفیت تھی۔ حکیم نور الدین نے مرزا کو اس وقت سے فائدہ اٹھانے کا مشہور کیا۔ ان کا خیال تھا کہ اگر وہ خود کو مثیل مسیح کے لباس میں قوم کے سامنے پیش کرتے ہیں تو ساری قوم انہیں دل و جان سے قبول کر لے گی اور ان کا زیر مقدمہ کرے گی۔ مرزا نے یہ دعویٰ کر دیا مگر اس پر زیادہ عرصہ قائم نہ رہا بلکہ چند قدم اور آگے بڑھ کر اس نے سب سے پہلے اپنی تین تعلیمات "فتح الاسلام" "تشیع مرام" اور ازالہ ادیان میں حیات مسیح کے عقیدہ کو خالصتاً ترک دلائل مسیح کا اعلان کیا اور پھر اس کے ساتھ ہی اپنے مسیح موعود اور مہدی موعود ہونے کا اعلان کیا۔ مرزا اپنے مسیح موعود ہونے کے دعویٰ پر

مال قائم رہے اور پھر شہر نبوت کے معروف اسلامی نظریہ کو غلط قرار
اس نے نومبر ۱۹۰۱ء میں اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ اعلان نبوت کے فوراً بعد
عرب و غریب اور انوکھے دلائل اپنے حق میں لانے شروع کئے پہلے خود کو
ہی ظاہر کیا پھر پروپیگنڈا اور آخر میں مستقل اور صاحب شریعت نبی ہونے کا
دعا۔ مرزا کی یہ وہ خوفناک جسارت تھی جس کے تصور سے بھی کاملین کا پتہ

”ہا! مرزا کے شذیر قلم نے اس ادب نگاہ کو پہلا لگنے کی گستاخانہ جسارت کی
نے نزدیک اولیاء و مشائخ سائنس روک لیتے اور جبرائیل کے پر پلٹتے تھے مرزا
”شیار“ چالاک و عیار اور شریر انسان تھا جب اس نے دیکھا کہ پوری مسلم
اس فتنہ کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی ہے اور علماء و مشائخ اور عوام الناس ناموس
”بی بی“ خاطر جان لڑا رہے ہیں تو اس نے غیر مانوس اور بعید از حقائق اقوال کی
”اسلامی فکر و نظریہ کے لحاظ سے کم کرنے کے لئے یہ غدر پیش کیا اور دعویٰ کیا
”ہا! بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ہماری وادی خاندان سادات
اور اپنی فاطمہ میں سے تھی اس نے کہا میں قل ہوں اور عل اپنے اصل سے علیحدہ
”ہا! تاہیں اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔

قادیانی تحریک نے مسلمانوں کے دلوں سے محبت رسول معظم صلی اللہ علیہ
و سلم کو نکال کر اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کی۔ مسلمانوں کو جو پیار بلند
اورین کہ انکرم۔ اور انہیں جو اللہ مدینہ النبی صلی اللہ علیہ و سلم سے ہے اس کی
شد مرزائے قادیان کے ملامت سے بھرے ہوئے خود ساختہ الملمات کی طرف لگاؤ
پہنچانے کی کوشش کی۔ اس تحریک نے مسلمانوں کو اللہ و رسول پر ایمان و یقین کو
دل کر انگریز کی چونکھ پر بھگانے کی جسارت کی۔ اس کام کو اکذب الکاذبین غلام
امد نے خوب بھمایا پہلے نام نامہرا امجد بنا پھر وہ سیاہ ہو کر مسیح بنا اور آخر میں شتم
نبوت کے عقیدہ میں تحریف کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے۔ سید عالم صلی اللہ
علیہ و سلم کی محبت ان کے پیار و الفت و مودت کو مسلمانوں کے دلوں سے نکال کر



اپنی طرف پیچنے کی ہلکائی کو پیش کی۔ قسرتوں میں ڈاکہ ڈالنے کی دل ہلا دینے والی بیسٹیاں سازش کی۔

قادیانی خرافات

ہنوز دجال قادیان کا کردہ منالہ اس مہم کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس ظالم نے سب سے پہلے مسلمانوں کے عقیدہ توحید پر وار کیا۔ اور اپنی کتاب ”ابہتری“ کی جلد نمبر ۱۲ صفحہ نمبر ۹۷ پر یوں لکھا ہے۔

”فال لہی اللہ فی اصلہ واصوم واصعوا وانام“

ترجمہ۔ مجھے اللہ نے کما کہ بے شک میں نماز پڑھتا ہوں روزے بھی رکھتا ہوں پائتا بھی ہوں سونا بھی ہوں۔

پارہ پڑھنے والو! یہ ہے مرزائی عقیدہ اور قادیانی کی وحی و الہام اللہ العالمین کے بارے میں مکر وہ کلام جسے رب العالمین نے رحمت العالمین پر بذریعہ جبرائیل امین نازل کیا اور جس کی حفاظت کا ذمہ خود لیا وہ یوں ہے اللہ لا الہ الا هو الحی القيوم لا ینخذہ سنۃ ولا نوم۔ (پارہ ۳ جیت ۳)

ترجمہ۔ اللہ وہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور وہ ہی حق اور قوم ہے جو نہ کبھی اوتکتا ہے اور نہ سوتا ہے۔

تنبؤ کبریٰ محمد مصطفیٰ نے فرمایا۔ ان لا الہ الا بنام ولا یبنی لہ ان بنام (سلم و ابن ماجہ)

ترجمہ۔ بے شک اللہ نہ سوتا ہے اور نہ ہی سوتا اس کے لئے روا ہے۔

پیارے پڑھنے والو! صرف یہاں تک ہی بس نہیں بلکہ دجال قادیانی کبھی اس ذات کبریٰ کو جندوے کے ساتھ شیعہ دیتا ہے اور کبھی یہ کوا اس کرنا ہے۔

ترجمہ۔ تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ بڑوں سے۔ (انجام آتھم ص ۵۵)

اور پھر کتابت اسمع بولدی (ابہتری ج ۱ ص ۴۹) ترجمہ۔ سن اس میرے بیٹے۔

اور مزید یہ لکھا کہ باشمس باخمر لبت منی و انام تک (حقیقت الہی۔ ص ۷۳)

ترجمہ۔ اے سورج! اسے چاہتا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

ایک تیسرے مقام پر تو انہیں کہتا ہے کہ یوں تک کہ جاتا ہے کہ میں نے خواب دیکھا کہ

”میں خدا ہوں میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۳)

حالانکہ رب العالمین نے اپنے کلام حکیم میں صراحتاً ”ان عقائد باطلہ کی تردید کر دی۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد۔ (سورہ اخلاص پارہ ۳۰)

ترجمہ۔ تو کہہ کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جتا ہے اور نہ وہ جتا کیا ہے اور اس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں۔

جبکہ سورۃ المائدہ میں فرمایا۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ هو المبیع ابن مریم۔

ترجمہ۔ خبیث وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے مسیح ابن مریم کو اللہ والا کہا۔

پیارے پڑھنے والو! عقیدہ توحید کا مذاق اڑانے کے بعد مرزا عقیدہ شتم نبوت کی طرف منوجہ ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ

”میں اس خدا کی شتم کما کرتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام ہی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے میری شہادت کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے۔ جو

تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔“ (حقیقت الہی صفحہ ۲۸)

وہ مزید کہتا ہے کہ واثائی مالہ یونی احد من العالمین۔

ترجمہ۔ اللہ کو وہ چھ دی گئی ہے کہ دنیا و آخرت میں کسی شخص کو نہیں دی گئی۔ (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۷)
 قادیانی وہاں تیسرا صلہ قرآن مجید پر کرتا ہے اور مسلمانوں کو اس مقدس کتاب سے بچانے کہتے ہوئے لکھتا ہے۔
 "اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس ہزار سے کم نہیں ہو گا۔" (حقیقت الوحی۔ ص نمبر ۳۹)
 مرزا یوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کے وہاں کی وحی بھی قرآن کی مانند ہے۔
 نعوذ باللہ۔

"اور اس کا نام کتاب مبین ہے لہذا آپ اے کتاب المبین کہہ سکتے ہیں۔" (بحوالہ الفضل قادیانی۔ ۱۵ فروری ۱۹۱۹)
 قادیانی ذریت مسلمانوں کے مقدس مقامات پر بھی حملہ آور ہے دیکھئے۔
 قاضی یوسف قادیانی نے اپنی کتاب النبوة فی الامام ص ۳۴ پر لکھا ہے کہ

"قادیان کی بستی مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کی مانند ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے اس کی سرزمین حرام ہے اس میں شاعر اللہ ہیں اور وہاں برکات کا فزول ہو تا ہے بلکہ یہ پوری کی پوری بستی ہی مسلمانوں کے قبلہ و کعبہ کی ہمسری ہے۔"
 الفضل مزید لکھتا ہے کہ "قادیان کیا ہے؟ خدا کی قدرت کا پختا ہوا نشان ہے اور حضرت مسیح موعود کے فرمودے کے مطابق خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے۔"
 (الفضل ۱۳ دسمبر ۱۸۲۹ء)

ایک اور گذاب لکھتا ہے کہ "قادیان کی بستی اللہ کے انوار کے نازل ہونے کی جگہ ہوئی اور اس کی گلیوں میں برکت رکھی گئی۔ ایک ایک ایٹم آیت اللہ بنائی گئی ہے۔" (بحوالہ الفضل یکم جنوری ۱۹۲۹ء)

مرزا قادیانی کا بڑا بیٹا ہرزا سرا ہے۔ "میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی

ات نازل ہوئی ہیں۔" (تقریر مرزا محمود احمد مندرج الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۳۳ء)
 ایک دوسری جگہ پر یہی دریدہ دہن لکھتا ہے اور خدا تعالیٰ نے قادیان کو مرکز بنایا اس لئے کہ فیوض و برکات یہاں نازل ہوتے ہیں۔ (انوار خلافت ص ۱۷۷ مجموعہ تقریرات مرزا محمود)

بحیرہ شیطانی گروہ یہاں تک جرات کرتا ہے کہ
 عرب نازاں تھے اگر ارض حرم پر
 تو ارض قادیان فخر عجم ہے
 (انصار الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۳۲ء)

نیز یہاں تک لکھا گیا ہے کہ
 میں قبلہ و کعبہ کوں یا سجدہ گاہ قدسیاں
 اے تخت گاہ حرملاں اے قادیان اے قادیان
 (الفضل ۱۸ اگست ۱۹۳۲ء)

اب پیارے پڑھنے والو! مرزا نیت کے دوسرے بدگو خلیفہ کی دریدہ دہنی بھی ملاحظہ کیجئے۔ وہ لکھتا ہے۔

"وہ قادیان ام القری ہے۔ جو اس سے منقطع ہو گا اسے کٹ دیا جائے گا اس سے ڈر کر تمہیں کٹ دیا جائے اور کھلے کھلے کر دیا جائے۔ اب مکہ مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ ششک ہو چکا ہے جبکہ قادیان کا دودھ بالکل تازہ ہے۔"
 (مقتبہ الریاء۔ ص ۶۴)

اسی طرح مرزا کذاب کے پیروکاروں نے کہ مدینہ کی شان گھٹانے اور کم کرنے کی سعی مذموم کی اور وہ کہ مکہ مکرمہ کہ جس کی قسم خود رب کریم نے عرش عظیم پر کھائی اور جسے بلد الامین کے لقب سے نوازا اور جس کے بارے میں قرآن میں فرمایا۔ لا اقصم بها ذالجلد۔ (سورۃ البقرہ)

اب مرزا اپنے ہندو ہونے کا اعلان کرتا ہے "کرشن میں ہی ہوں" (تذکرہ۔ ص ۳۸۱)

پھر سکھ ہوئے کا اعلان کرتا ہے۔ "میں اسٹین الملک بے سکھ بہادر ہوں۔"
(تذکرہ - ص ۴۷۲)

پھر ایک اور قطب بازی کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ
میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں، شلیں ہیں میری بے شمار
(درشین - ص ۱۰۰ مرزا قادیانی)
پھر ان تمام نسلوں پر خط متنیخ پھرتے ہوئے کہتا ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر گی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
(درشین - ص ۶۸ مرزا قادیانی)

قادیانی مرزا جہاد کا باغی تھا

سات ستمبر ۱۸۵۷ء سے آیا ہوا فرنگی ہندوستان پر قابض ہو چکا تھا لیکن باغی تہ
اسلامیان ہند نے اس کی غلامی کا طوق اپنے گلے میں پٹنے سے انکار کر دیا۔ فرنگی کے
خلاف جب بھی کوئی مرد مجاہد نعرہ جہاد بلند کرتا تو کھن بدوش مجاہدین میدان کارزار
میں کود پڑتے اور اپنے خون ثاب سے ہرات و شجاعت کی ایک درخشندہ تاریخ رقم کر
جاتے۔ سلیہ جزی اور کالے دل والے انگریز نے مسند رسول پر بیٹھنے والوں کو
درختوں سے لٹکایا، پھانسیاں دیں، سر بازار داڑھیاں موڑ دیں، کرسنت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑایا، برف کے بلاکوں پر باندھ کر ان کی موت کا رقص
دیکھا گیا، دیکھتے ہوئے انگاروں پر لٹا کر ان کی چربی پھیلنے کا، دلنک منظر قہقہہ لگا کر
ملاحظہ کیا، جیلوں میں بھوکا رکھ کر تڑپا کر مارا گیا اور لاشوں کو سور کی کھال میں سی
کر نذر آتش کیا گیا لیکن شہیدان اسلام کے جسوں کے ریشے ریشے اور خون کے
قطرے قطرے سے الجھار الجھاد کی صدائیں بلند ہوتی تھیں لیکن اس وقت بھی

افرنک واپز فرنگی پر بیٹھا اپنے پیچھے منہ اور ارتدادی زبان سے متنیخ جہاد کے نعرے
الاپ رہا تھا۔ ملاحظہ ہو۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اسے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال
اب آ گیا مسیح ہو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن سے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
(اعلان مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم نمبر ۴۹)

(مولفہ میر قاسم علی قادیانی)

گویا جہاں قادیانی نے براہ راست نبوت محمدی پر حملہ کیا اور اپنی نبوت کا
انکار کرنے والوں کو کافر اور خارج از اسلام قرار دے دیا اور قادیانی مذہب کو
اسلام کے مد مقابل ایک نئے دین کی شکل دی۔ تاکہ اس طرح یہ سکروہ دین مسلمان
بعد مسلمان اس کی بدولت رجوع نبوت کو زندہ رکھ سکے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ جہاد دعویٰ نبوت و اصل خاتم الانبیاء حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے کسلی نبوت اور دین میں اسلام کے مد مقابل ایک
نئے قادیانی دین کا اعلان ہے یہ جہاد کوئی معمولی نہیں ہے نئے قادیانیت کی سب
سے دل آزار بات یہ ہے کہ قادیانی جو کہ کافر ہیں خود کو ابھی تک مسلمان کہتے ہیں
اور انہوں نے قادیانیت کا دعائیہ بھی بالکل اسلام کے ظاہری اعمال کی طرح بنا رکھا
ہے۔ ان کے نام 'ان کی ظاہری وضع قطع ان کی مساجد و مدارس ان کے حواری اور
مذہبی رسوم سب ہی اسلام کی نقل ہیں۔ لیکن اپنے عقائد و اعمال میں وہ اسلام کے
حق میں یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ انہوں نے قادیانیت کو ایک

مستقل دین کی حیثیت سے باقی رکھنے کے لئے بہت گہری نظر سے اسلام کا مطالعہ کیا ہے اور شریعت اسلامیہ کی ہر چھوٹی بڑی بات کا قادیانی نقطہ نظر سے مطالعہ کیا اور قادیانیت کی پوری دعوت کو انہوں نے منتقلی نقطہ نظر سے پیش کیا ہے۔ اس طرح قادیانیوں نے اسلام و دشمن طاقتوں کے لئے اسلام کے خلاف بہت بڑا ہتھیار جمع کر رکھا ہے جو اگرچہ سراسر باطل ہے مہجوت ہے گدب و افتراء اور زبان و قلم کی بہرا پھیری کے سوا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ لیکن مسلمانوں کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ اس مکار جھوٹے اور فریبی کے دام فریب سے بچنے کے لئے بھی عقل و فہم حاصل کریں اور اس باطل تحریک کے متعلق لڑچکر کا مطالعہ کر کے اس کے مناظرانہ، منطقیانہ، معصومانہ اور مکاوانہ داؤدچ کو جانیں اس کی سخت ضرورت اور بے پناہ اہمیت بھی عہدہ دوہوں میں ہے۔

علماء حق کا کردار

جب قادیانی نقطہ نے مسلمانوں کا امن و سکون اور چین و آرام غارت کر دیا۔ امت مسلمہ کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں۔ علماء حق نے اس کے عقائد باطلہ کو مسترد کر دیا۔

امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ مولانا غلام وٹیکر قصوری رحمہ اللہ چیر مر علی شاہ رحمہ اللہ پروفیسر الیاس برنی رحمہ اللہ بیچ جماعت علی شاہ رحمہ اللہ مولانا کریم الدین بھین رحمہ اللہ صدر الافاضل مولانا نجم الدین حرا آبادی رحمہ اللہ صدر الشریعہ مولانا احمد علی اعظمی رحمہ اللہ مولانا حامد رضا بریلوی رحمہ اللہ مفتی خواجہ محمد امجد رحمہ اللہ آف چکوڑی مولانا انوار اللہ رحمہ اللہ حیدر آباد دکن مولانا فواب الدین والدہ اسی رحمہ اللہ نے احتجاج کیا اور تحریر و تقریر اور جلسہ و جلوس کے ذریعے کتاب و سنت کے ولائ و شواہد کی پلٹاؤ کر دی۔ علماء حق اہلسنت و جماعت نے اس کا بڑا شدید تعاقب کیا حالات کی پیروی و مقتویوں کے باوجود جہادیں قسم نبوت نے ہر محاذ پر جہاد کیا اور قادیانیت کے مسلم کدوں کو

اجاڑ کر برباد کرنے کے لئے ہر طرح سے جدوجہد کی اور مرزا کے وصل و غریب کے پردوں کو چاک کر دیا۔ اس داستان دل گداز کی تجویزی سی تھک ہم اہل ایمان کے سامنے اس نیت سے رکھ دے ہیں تاکہ وہ اس سے حوصلہ پائیں اور اسلام کی عظمت و ناموس کے جذبے سے سرشار ہو کر ہر باطل سے ٹکرا جائیں۔

حق گوئی و بے باکی

نبی آخر الزمان علیہ السلام کی قسم نبوت پر ڈاکہ دینی دوتے ہوئے دیکھ کر امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ تپ اٹھے اور مسلمانوں کو مرزائی نبوت کے زہر سے بچانے کے لئے انگریز کے ظلم و بربریت کے دور میں علم حق بلند کرتے ہوئے شیخ جرات جلاتے ہوئے ایسا فوٹی دیا کہ جس کا حرف حرف قادیانیت کے سومات کے لئے گرڑ محو غزلوی رحمہ اللہ ہے۔ قادیانیوں کے کفریہ عقائد کی بنا پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ نے مرزائی اور مرزائی لواؤں کے بارے میں دو فتویٰ دیا وہ مندرجہ ذیل ہے۔

"قادیانی مرتد منافق ہیں مرتد منافق وہ کہ کلمہ اسلام اب بھی پڑھتا ہے اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل یا رسول اللہ علیہ السلام یا کسی نبی کی توہین کرنا یا ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے اس کا قلع بھل نہیں مروا اور حرام قسمی ہے۔ مسلمانوں کے بایکات کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہ وہ بھی کافر۔ (احکام شریعت۔ ص ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳

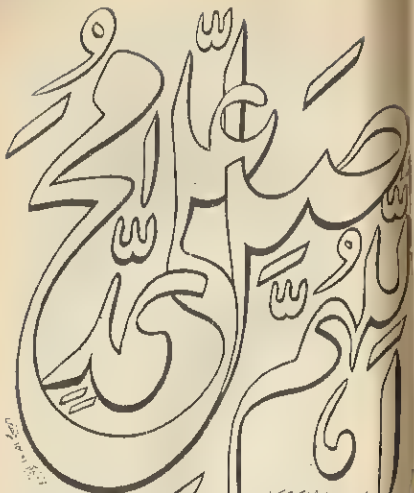
سرور کائنات کا پیر مرعلی شاہ گولڑوی رحمہ اللہ کو حکم

حضرت پیر مرعلی شاہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ "مستور خاتم النبیین ﷺ نے مجھے خواب میں حکم فرمایا کہ مرزا قادیانی غلام احمد قادیانی غلط تاویلات کی قہقی میں میری احادیث کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہا ہے۔ اور تم خاموش بیٹھے ہو۔ (مخصوصات طیبہ ص ۱۲۶-۱۲۷)

چنانچہ پیر مرعلی شاہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے میدان میں نکل آئے اور مسلمانوں کو اس فتنہ کی شرانگیزیوں سے آگاہ کیا آپ کی اس فتنہ کے خلاف دن رات کوششوں سے بدحواس ہو کر قادیانی جماعت کے ایک وفد نے حضرت پیر مرعلی شاہ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ آپ مرزا قادیانی سے مباہلہ کر لیں ایک آئینے اور ایک لنگڑے کے حق میں آپ دعا کریں دوسرے آئینے اور لنگڑے کے حق میں مرزا قادیانی دعا کرے جس کی دعا سے آئینہ اور لنگڑا ٹھیک ہو جائیں وہ سچا ہے اس طرح حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے گا سید پیر مرعلی شاہ رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ یہ بھی منظور ہے اور جاؤ مرزا قادیانی سے بھی یہ کہہ دو اگر مروے زندہ کرے ہوں تو آ جاؤ پیر مرعلی شاہ رحمہ اللہ مروے زندہ کرنے کے لئے بھی تیار ہے سچ ہے کہ جو شخص حضور نبی کریم رحمہ اللہ کی قسم نبوت کے تحفہ کے لئے کام کرتا ہے اس کی پشت پر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہاتھ ہو تا ہے قادیانی وفد یہ جواب پا کر واپس چلا گیا اور کچھ پتہ نہ چٹا کہ مرزا قادیانی اور ان کے حواری کہاں ہیں۔ (تحریک قسم نبوت از: شورش کشمیری)

باطل کو چیلنج حضرت پیر سید مرعلی شاہ گولڑوی رحمہ اللہ نے مرزا قادیانی کو چیلنج کرتے ہوئے کہا۔۔۔ حسب دندہ شامی مسجد آدم دونوں اس کے چٹار پہ چڑھ کر چٹا لگا لیتے ہیں جو سچا ہو گا وہ سچ جائے گا غلاب ہو گا مرزا قادیانی نے جواب میں اس طرح چپ سا دی گویا دنیا ہی سے رخصت ہو گیا ہے۔ (تحریک قسم نبوت ص ۵۲ آغا شورش کشمیری رحمہ اللہ)

ایسے جذبہ کو سلام



اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ
وَعَلٰی اَنْ مَّجْدُکَ یَا رَکِّتَ عَلٰی اَبْرَہِمَ
وَعَلٰی اَنْ اَبْرَہِمَ یُطْلَقَ عَلٰی حَمْدِکَ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ

حضرت سید بھاعت علی شاہ صاحب نے مجاز ختم نبوت پر گرواں قدر خدمات سر انجام دیں آپ کی ذات قادیانیوں کی شدہ رگ پر ششخصی جب مرزا قادیانی کا نام ملاد خلیفہ نور الدین نارووال ضلع سیالکوٹ میں وارد ہوا اور قادیانیت کی تبلیغ شروع کر دی آپ اس وقت صاحب فراش تھے چار بائی سے انھیں جانا تھا لیکن عاشق رسول ﷺ کی غیرت نے گوارہ نہ کیا کہ نور الدین و سندھ تانا پھیرے اور میں یہاں لیٹا رہوں فوراً حکم دیا کہ میری چار بائی اٹھا کر نارووال لے چلو آپ نے وہاں پہنچ کر نور الدین اور اس کے باطل مذہب کی ایسی مذمت کی کہ نور الدین وہاں سے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔

خواجہ قمر الدین کی لٹاکار

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں برکت علی اسلامیہ ہال میں بلائے گئے تمام مکاتب فکر کے کنوینشن میں پیکر حرارت و غیرت قمر الدین خواجہ قمر الدین سیالوی دہلی نے انتہائی جذباتی انداز میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا..... "قادیانیوں کا مسئلہ باقوں سے حل نہیں ہو گا مجھے آپ حکم دیں میں قادیانیوں سے نبٹ لوں گا اور چند روز میں دیوبند کو صفحہ ہستی سے مٹا دوں گا۔ (تعارف علماء اہل سنت، مولانا محمد صدیق بزاروی)

عزت رسول ﷺ

خلیفہ ختم نبوت صاحبزادہ فیض الحسن علی شاہ نے ملت اسلامیہ کی سوئی ہوئی غیرت کو جھوڑتے ہوئے کہا..... "و جناب خاتم النبیین ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ وہ اپنی ماں بن کی عزت کی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔

مہمان رسول ﷺ..... دعوت خدا

مولانا خلیل احمد قادری مرحوم مجاہد اسلام مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری مدظلہ نے فرزند تھے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے جو مجاہدانہ کردار

ایک اس سے مجاہدین جنگ عالم کی باو تازہ ہو جاتی ہے دھائے محبوب ﷺ کے جرم میں آپ کو سزائے موت سنائی گئی جب یہ خبر آپ کے والد گرامی تک پہنچی جو کہ اپنی جیل میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور دیگر علماء کے ساتھ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے تھے تو بہادر بیٹے کے بہادر باپ نے فوراً "جہد میں سرگرمی دبا اور فرمایا۔ "میرے اللہ! ناموس و رسالت پر ایک خلیل تو کیا میرے برادران زندہ ہوں تو اسوہ شہیری پر عمل کرتے ہوئے سب کو قربان کر دوں۔"

مولانا خلیل احمد قادری مرحوم خود فرماتے تھے کہ دوران قید اندھیری فحش میں میرے سامنے زہریلا سانپ چھوڑا گیا نماز پڑھنے سے روکا گیا۔ سارا سارا دن کھڑا رکھا گیا کئی کئی دن کھانا نہ دیا گیا۔ دوران نقیض کالیوں سے نوازا گیا۔ بھوک اور پیاس کی شدت سے میرے سینے سے درد اٹھتا اسی لمحہ میں خیال آیا کہ یہاں بھوکا مر رہا ہوں کہ میں ہو تا تو اپنی پند کے کھانے کھاتا لیکن دوسرے ہی لمحے میرے لامنت کی اور صاحب کرام رسولان اللہ ﷺ کی قربانیوں کا لٹاکار آنکھوں کے سامنے آگیا۔ میں نے سر ہموں۔ "و کہ تو بہ کی لیکن خدا کی قدرت دیکھئے کہ اندھیرے میں ایک ہاتھ آگے بڑھا اور آواز آئی۔ "شاہد ہی یہ لے لو..... ایک لفافہ مجھے دیا گیا جس میں کچھ پھل اور مٹھن تھیں میں جیران رہ گیا کہ یہ بھی دعوت جناب خاتم النبیین ﷺ کے صدقہ میں ہے وہ پھل اور مٹھن تین روز تک میں استعمال کرتا رہا۔"

غیرت اقبال

ایک واقعہ سید آغا صدر چیف جسٹس نے لاہور کے عائد اور مشاہیر کو کھانے پر مدعو کیا حضرت علامہ اقبال علیہ رحمۃ اللہ بھی مدعو تھے اتفاق سے اس محفل میں جھوٹے ہی کا خلیفہ سکیم نور الدین بھی بلا دعوت آپکا تھا جب عاشق رسول علامہ اقبال علیہ رحمۃ اللہ اس کذاب کے منحوس چہرہ پر ہادی تو غیرت ایمانی سے علامہ اقبال کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور ہاتھ پر شکن پڑھ گئے فوراً "اٹھو اور میزبان کو مخاطب کر کے کہا آتا صحت! آپ نے یہ کیا غضب کیا کہ باغی ختم نبوت اور دشمن رسالت باب ﷺ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَعَثَ

عشق خاتم النبیین



کو بھی مدعو کیا اور مجھے بھی! اور کہا "میں جاتا ہوں میں ایسی محفل میں ایک لمحہ بھی نہیں بیٹھ سکتا حکیم نور الدین چوہدری کی طرح فوراً" حالات بھانپ گیا اور لودو گیارہ دو گیا اس کے بعد میریان نے عامہ اقبال بھٹہ سے مہذرت کی اور کہا میں نے اسے کب بلایا تھا یہ تو خود ہی سمجھ آیا تھا۔"

اصل زندگی

علاہد ملت مرد غازی مولانا عبدالستار خان نیازی کو ۱۹۵۳ء کی تحریک شتم نبوت میں پروانہ شمع شتم نبوت ہونے کے جرم میں سزائے موت کا حکم ہوا جیل میں اور پھر موت کی سزا سن کر مولانا نے جس جرات و استقامت کا مظاہرہ کیا وہ عشق رسالت کا ایک روشن باب ہے۔

مولانا نذر فرماتے ہیں۔ "جب تحریک شتم نبوت کے مقدمہ کے بعد میری رہائی ہوئی اور پریس والوں نے میری عمر پوچھی اس پر میں نے کہا تھا کہ "میری عمر وہ سات دن اور آٹھ راتیں ہیں جو میں نے ناموس معصیٰ علیہ السلام کے جوشہ کی خاطر چھپائی کی کوٹھڑی میں گزار دی ہیں کیونکہ یہاں میری زندگی اور باقی شرمندگی.... مجھے اپنی اس زندگی پر تازہ ہے۔"

مسلمانوں کی طرف سے مرزا قادیانی کے مزومات اور خرافات کا بھرپور جواب دیا گیا اس کی سرکوبی کے لئے قدم قدم پر اس کا چیلنج کیا گیا۔ آخر کار مرزا ملعون مرض اسہال میں مبتلا ہو کر ۳۷ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور کے براعظہ رتھ روڈ کی احصیہ بلڈنگ میں وفات کی موت مرزا جھوٹے نبی نے اپنی غلیظ طبیعت کے عین مطابق اپنی پرتعفن زندگی کا آخری سانس بھی "نبی خانہ" میں لٹا پینڈ لیا۔ مرزا قادیانی کے جنم رسید ہو جانے کے بعد اس چمکے کا کوچہ ان حکیم نور الدین المعروف حکیم نور الدین اس کا جانشین ہوا۔ اس نے خانہ سلاہوت کا کاروبار شیعہ شیعہ اچھے سال تک اپنے غلیظ ہاتھوں سے شہرہ اور پاکیزہ منصب رسالت و نبوت سے کیلتا رہا اور آخر کار ۱۹۱۳ء میں موت کے آہنی ہاتھوں نے اسے جنم میں تم نہیں مرنا دیا۔ ۱۹۱۳ء میں حکیم نور الدین کے انتقال پر مرزا قادیانی کا بڑا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود اپنی

مودودی نبوت کی سند فراز پر نمودار ہوا۔ کسی نہ کسی انداز میں مرزا کے جبین پوری جرات و جسارت سے اپنے عقائد کی تبلیغ و اشاعت میں لگے رہے اور اب تک لگے ہوئے ہیں۔

اس دوران مولانا سید حبیب شاہ رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، سر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ، مولانا مرتضیٰ احمد مکی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالخالق بدایونی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ، سفیر اسلام شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد حسین آبی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن فیصل آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید احمد سعید کاشمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ احمد نورانی، شیخ القرآن مولانا عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا صاحبزادہ فیض الحسن آلہ مبارک شریف رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالنثار خان نیازوی مولانا صلیب محمد ایاز خان نیازوی نے قادیانی ذریت کا تعلق بند کئے رکھا۔

تحریک پاکستان اور قادیانی ذریت

۱۹۴۷ء میں جب برطانوی سامراج نے ہندوستان سے کوچ کرنے کے لئے اپنا یوریا بسز باندھا تو اسے ایک ہی فکر دامن گیر تھی کہ امت مروا تے جو مسلمانوں میں گھس کر کام کر رہی ہے ان کے چلے جانے کے بعد بھی یہ فرائض قیج سرانجام دیتی رہے اور یہ کہ مجوزہ پاکستان میں ان کا مستقبل پر لحاظ سے محفوظ ہو۔ اس سوچ کے تحت ہی پاکستان کے اندر قادیانیوں کی ایک الگ دیاست قائم کرنے کا خطرناک منصوبہ تیار کیا گیا۔ انگریز گورنر سرفرائس مودودی نے قادیانیوں کو تعمیر دیاست کے لئے ۱۹۳۳ء کی سیاست نکال آٹھ سالے اراضی پر اتنا نہ فی محلہ کے حساب سے عطا کر کے بنام ہیں چلے ہوئے مروا قادیانی کی روح کو تحفہ بھیجا۔ دیوبند میں قادیانیوں کو ٹھکانہ بنا دیا۔ کئی گزارنے کے لئے تمام لوازمات مہیا کئے گئے۔ دور دور سے قادیانیوں کو لاکر یہاں آباد کیا گیا۔ بہت سے مسلمانوں کو ذہن بہہ اور اپنی بیٹیوں دے کر مروا تے بنالیا گیا پاکستان میں رہنے والے مسلمان بھی دیوبند میں داخل نہیں ہو

سکتے تھے شہر دیوبند میں قادیانیوں کی اپنی حکومت تھی اور قادیانیوں کے ظہور کا ہر حکم وہاں قانون کا درجہ رکھتا تھا۔ ۱۹۷۴ء میں امت کی تادیبی حدود کے نتیجے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے متعلق فیصلہ دے کر دیوبند کو کھلا شہر قرار دے دیا لیکن آج بھی دیوبند شہر علمی طوطے، قادیانیوں کے ذریعہ تعلق ہے پوری دنیا میں اور تادیبی لڑچکر دیوبند سے روانہ کیا جاتا ہے، پاکستان میں تخریب کاری کے اکثر منصوبے دیوبند ہی میں تیار ہوتے ہیں، بھارت اور اسرائیل کے باسوسوں کی پناہ گاہ بھی دیوبند ہی ہے دیوبند ہی فرنگی تعمیر کار و تعمیر کردہ قلعہ ہے جس کے اندر جیسے قادیانی عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے ہیں اور کلک و ارتداد کے تھروں سے ملت اسلامیہ کے جگر کو گھاس کر دے ہیں مکا و انگریز کی دوسری خرابی پاکستان کے اقتدار میں قادیانیوں کی شمولیت تھی تاکہ اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے اندرونی راؤ مع و شام اس تک پہنچے دیوبند اور یہ کہ قادیانی امت معاشی و معاشرتی لحاظ سے مزید مستحکم ہو سکے۔

اقتدار کے ایوانوں میں نقب

ایک سازش کے تحت نو ذمیدہ پاکستان میں بدنام زمانہ قادیانی سر ظفر اللہ کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کیا گیا۔ وزارت خارجہ ایسے اہم قلمدان پر قابض ہونے کے بعد عداوت پاکستان ظفر اللہ خان نے بیرون ملک پاکستانی سفارت خانوں میں قادیانی افسروں کا جال بچھا دیا۔ بیرونی یونیورسٹیوں میں سرکاری وظائف پر قادیانی طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بھیجا اور دونوں ملک اپنا اور اپنے آقا کا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے قادیانیوں کو کلیدیہ عہدوں پر بٹھایا تھوڑی ہی دیر میں پاکستان کی اکثر کلیدیہ آسامیوں پر قادیانی سائب لہرائے نظر آئے گئے اور قند قادیانیت نے پاکستان میں مضبوط قدم جمائے انگریز اپنے خود ساختہ و خود کاشت پودے کو پاکستان میں ایک تادیب و دخت کے روپ میں دیکھ کر خوشی سے لوت لوت جانے لگا۔

قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے پاکستان کو قادیانی ازمیت بنانے کی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ جب قادیانیوں کی سرگرمیاں حد سے بڑھ گئیں تو مسلمانوں کا بیان ممبر برہنہ ہو گیا۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت

حکومت قادیانیت نواز بن گئی تھی تو اس کے خلاف ۱۹۵۳ء میں جمیت علماء پاکستان کے صدر اور کل پاکستان مجلس عمل ختم نبوت کے سربراہ مفسر قرآن مجید اسلام سید ابوالحسنات محمد احمد قادری، خطیب وزیر خان مسجد لاہور کی قیادت میں تحریک چلی۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک جب ان کی قیادت میں چلی تو ختم نبوت ہی کے سلسلے میں کراچی میں منعقدہ اجلاس میں شمولیت کے لئے ملک بھر سے جانے والے علماء کو علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری، جمیت کے قیادت کر لیا گیا۔ اس دوران قائد قادیانیت کی جڑ کاٹ دینے اور مرزائیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کی زوردار تحریک اٹھی، مجاہدین ختم نبوت اور شیعہ رسالت کے پرواوں نے جان کی بازی لگادی۔ اس دوران پورا لاہور ختم نبوت کے دھاکاروں کے نعروں سے گونج گیا۔ ہر جانب شاننا ظاری قہار گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور احتجاج..... لاہور کے گلی بچے اور سڑکیں سرپا احتجاج بن گئیں۔ اس دوران ۱۳ ہزار نو جوانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ پورا لاہور فدا نہیں ختم نبوت کے خون سے گلی رنگ ہو گیا۔

تحریک کے دوران مجاہدان ختم نبوت بے جاہر حکمرانوں نے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے کہ جنہیں دیکھ کر ہلاک اور چٹکیز کی گردیں بھی شرم سے جھک جائیں۔ شداء کی لاشوں کو سڑکوں پر کھینچا جاتا اور انہیں کارپوریشن کی کوڑا کرکت اٹھانے والی گاڑیوں میں بھر کر دور دراز علاقوں میں ڈسے کھود کر دفن کر دیا جاتا یا دریائے راولی کی لہروں کے سپرد کر دیا جاتا۔ مقدمات برداشت کئے، آؤتھوں سے دوچار ہونے اور سالہا سال تک جیل کی کال کوٹھڑیوں میں گزار دینے مگر ناموس رسالت

کی پاسبانی کا فریضہ مکمل غیرت ایمانی سے ادا کر دیا۔

قادیانیوں کی سازشوں، بدعاشیوں اور دیہہ کاریوں کے مقابل غلامان رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جان و مال لٹا دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے کراچی سے خیبر تک پورے ملک میں تحریک ختم نبوت ایک بے کراں موج بن کر چھائی۔ مئے عوام اور مظلوم علماء پر گولی و لاشی کی سرکار فوت پڑی مگر۔

غلامان شہر جان دینے سے نہیں ڈرتے

یہ سرکٹ جانے یا رہ جانے پر دماغیں کرتے

قریب تھا کہ ہزاروں ڈھیلوں، قیدیوں اور مظلوم مسلمانوں کی جدوجہد کے سامنے حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے۔ مگر حکومت کے ظلم و تشدد اور فوج کی گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ لاہور میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا اور بندہ صفت جبریل اعظم خان کو مارشل لاء اینڈ مسٹریشز مقرر کیا گیا اس پتھر دل مرزائی نواز جرنیل نے بے رحمان ہتھکنڈوں سے کام لے کر بڑی، خانی اور بریت سے غلامان رسول شہید کو تعلق کیا اور تحریک کو دبا دیا۔ عجیب یہ ہے کہ ۱۹۵۳ء کی اسمبلی میں شیر احمد عثمانی (دوبندی) اور ۶۳ء کے ایوانی آئین کی تشکیل اور اس کے زیر سایہ اسمبلی میں مولانا مفتی محمود (دوبندی) اور غلام فرخ ہزاروی (دوبندی) موجود تھے۔ مگر پاکستان کے کسی پارلیمانی فورم پر قادیانیت کا مسئلہ اٹھانے کی کسی کو سعادت حاصل نہیں ہوئی۔

امام شاہ احمد نورانی کا تاریخی کردار

۱۷ دسمبر ۱۹۷۱ء کو قادیانیوں کی سازش سے پاکستان ٹوٹ کر آدھا رہ گیا تو ۱۹۷۰ء کے انتخابات کے تحت ۲۳ اپریل ۱۹۷۲ء کو بقیہ پاکستان میں اسمبلی کا پہلا اجلاس ذوالفقار علی بھٹو نے بلایا تو اس پہلے اجلاس میں پہلے ہی روز قائد اہلسنت مفکر اسلام امام شاہ احمد نورانی نے قادیانیت کے خلاف آواز اٹھائی۔ اس سے پہلے

ڈھاکہ میں جب قائد اہلسنت کی قیادت میں جمعیت کا وفد بنگلی خان سے مذاکرات کرنے گیا تو آپ نے بنگلی خان کے سامنے قادیانی ایم ایم احمد اور ملت احمدیہ کی سازشوں کو چاک کیا اور ان کی سرگرمیوں کو اسلام اور پاکستان کے خلاف خطرناک قرار دیا۔ آپ نے مسلمان کی تعریف آئین میں شامل کروائی، اور پھر یہ سوال اٹھایا کہ کیا قادیانی اس تعریف پر پورے اترتے ہیں، اگر نہیں اترتے تو وہ مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ آپ کی کھسی ہوئی مسلمان کی تعریف جو کہ آئین کا حصہ اور صدر و وزیر اعظم، گورنر و وزیر اعلیٰ، سینٹ و اسمبلی کے پینکٹر و جیٹیز کے لئے حلف نامہ بھی ہے۔ وہ یہ ہے۔

”میں حلف کرتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں خدا کی واحد انیت پر یقین رکھتا ہوں۔ قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے اور یہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری پیغمبر ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔“

قادیانیوں کے خلاف امام شاہ احمد نورانی پارلیمانی جدوجہد جاری تھی کہ اسی دوران ۲۹ مئی ۱۹۷۳ء کو دیوبند کا سانحہ پیش آیا۔ ہوا یہ کہ نیشنل میڈیکل کالج ملتان کے کچھ طلبہ ایک نفرتی دہشت پر اسلام آباد اور شمالی علاقہ جات میں گئے۔ واپسی پر جب دیوبند سے گزرتے رہے تو قادیانی جماعت نے اپنے موجودہ گرو مرزا طاہر کی قیادت اور اس وقت کے سربراہ مرزا ناصر کی سرپرستی میں دیوبند واپس آئینش پر گاڑی رکھتے ہی طلبہ پر دھاوا بول دیا اور مسلمان طلباء پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے۔ اس واقعہ سے پورا ملک گونج اٹھا۔ طلبہ چیخ و پکار میں ڈوبے اور زخموں سے کراچے جب فیصل آباد اور خانیوال و ملتان پہنچے تو ایک کھراں ہوا گیا۔ ایک ماتم کا سال تھا۔ ملتان میں تاجدار ملتان میر طریقت مولانا حامد علی خان مدظلہ نے اس کا فوری فوش لیا۔ اور آپ نے قوم کی راہنمائی نیز قادیانیوں کی سرکوبی کے لئے بوجھانے کے باوجود میدان عمل میں نکل آئے۔ اس واقعہ کے خلاف آپ نے شدید ترین رد عمل ظاہر کیا۔ آپ کی تواضع علماء اور عوام کا تہ غیر متعین ہو گیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ملتان تو کیا پورا ملک ختم نبوت کے دہانوں اور نادوس رسالت کے

پروانوں کے قدموں کی چاپ سے گونج اٹھا۔ فیصل آباد میں صاحبزادہ الفخر الحسن پروان شیع رسالت بن کر اور دیگر علماء قادیانی فتنہ کے خلاف سرگرم عمل ہو گئے۔ لاہور میں مولانا عبدالستار خان غازی اور سید محمود احمد رضوی، مولانا غلام علی اوکاڑوی، ملک محمد اکبر ساقی اتر اہلسنت نے قیادت سنبھالی۔ ملک کا ایک ایک پہر محفوظ ناموس مصطفیٰ علیہ السلام پر رکھ کر مارنے کے لئے تیار کھڑا تھا۔ اضطراب کی ایک ذخیرہ تھی کہ بھینٹ چلی گئی۔ پورے پورے علماء اپنی سمیت و آرام کو نظر انداز کر کے جھروں سے باہر نکل آئے۔

ایسے میں آجملی جنم مکانی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے خلاف امام نورانی خورشید بکر وادین کو مطلع حالات پر ابھرے۔ اس پس منظر میں قائد اہلسنت مفکر اسلام مجاہد دین و ملت عالم ربانی جن و صداقت کی نشانی جگر گوشہ حضرت صدیق اکبر علیہ السلام حضرت امام شاہ احمد نورانی نے اپنی زین کو اپنے ساتھ ماکر ۳۰ جون ۱۹۷۳ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کر دی۔ جس کا متن درج ذیل تھا۔

قومی اسمبلی پاکستان
مختصر!

ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں!
ہر گاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا، نیز ہر گاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان، بہت سی قرآنی آیات کو بھٹانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں، اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھی۔

نیز ہر گاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو بھٹانا تھا۔

نیز ہر گاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے قتل کا چاہئے۔ مرزا غلام نے کوہِ انیت کا یقین رکھتے ہوئے اپنے مصلح

ذاتی رہنمائی بھی صورت میں گرد آئے ہوں 'واریہ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز ہر گاہ ان کے پیروکار چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے مسلمانوں کے ساتھ تعلق نہ کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

نیز ہر گاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں جو کہ المکرمہ کے مقدس شہر میں رابطہ العالم الاسلامی کے زیر انتظام 6 اور 10 اپریل 1974 کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے 140 مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفد نے شرکت کی، مختلف طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت 'اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے' جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اب اس اسٹیبل کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنا چاہیے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسٹیبل میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے، تاکہ اس اعلان کو موثر بنانے کے لیے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لیے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترمیمات کی جائیں۔

محرکین قرارداد

- 1- مولانا مفتی محمود
- 2- مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری
- 3- مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی
- 4- برہنہ سرخسہ راجہ
- 5- مولانا سید محمد علی رضوی
- 6- مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک)
- 7- چودھری منظور امینی
- 8- سرور شیراز خان مزاری
- 9- مولانا محمد ظفر احمد انصاری
- 10- جناب عبدالحمد چوکی
- 11- صاحبزادہ احمد رضا قصوری
- 12- جناب محمود اعظم فاروقی
- 13- مولانا صدور الشہید
- 14- مولانا نعمت اللہ
- 15- جناب عبدو خان
- 16- مخدوم نور محمد

- 17- جناب غلام فاروق
- 18- سرور مولانا بخش سومرو
- 19- سرور شوکت حیاتی خان
- 20- حاجی علی احمد تابور
- 21- جناب راجا خود شید علی خان
- 22- جناب رئیس عطا محمد خان مری
- 23- نوابزادہ میاں محمد آکر قریشی
- 24- جناب غلام حسن خان وھاندا
- 25- جناب کرم بخش اعوان
- 26- صاحبزادہ محمد نذیر سلطان
- 27- مرزا غلام حیدر بھروانہ
- 28- میاں محمد ابراہیم بقی
- 29- صاحبزادہ نعمت اللہ خان شتواری
- 30- ملک جہانگیر خان
- 31- جناب اکبر خان مہمند
- 32- حاجی صالح محمد
- 33- جناب عبدالسمان خان
- 34- میجر جنرل جمال وار
- 35- جناب عبدالملک خان
- 36- خواجہ جمال محمد گوریچہ
- 37- جناب عبدالغنی



قائد اعلیٰ سنت نے قومی اسٹیبل میں پرائیویٹ بل پیش کیا جس پر قومی اسٹیبل کے ۲۸ معزز اراکین کے دستخط تھے۔ یہ بل حزب اختلاف کی طرف سے تھا۔ ان دونوں قائد ایوان (د افغانستان علی ہدایت)۔ وزیر قانون جناب عبدالغنی بھروانہ نے سرکاری طور پر بل پیش کیا۔ جناب سیکر اسٹیبل صاحبزادہ فاروق علی خان کی صدارت میں 'مزد ایوان اسٹیبل میں قادیانی مسئلہ پر بحث شروع ہو گئی۔ قادیانی اور لاہوری گردوب نے اپنے اپنے معضرات سے پیش کئے، جس کے جواب میں 'ملت اسلامیہ کا موقف' نئی کتابچہ تیار کیا گیا۔

اس کی تیسری میں مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری رحمہ اللہ، مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا محمد امجدی، مولانا محمد علی رضوی، مولانا محمد شفیع اوداؤدی رحمہ اللہ، پروفیسر سید شاہ فرید الحق، منظور الحسن، بھوپالی رحمہ اللہ، مفتی محمد حسین قادری اور دیگر حضرات نے حوالہ جات کی تلاش و تحقیق میں دن رات کام کیا۔

۵ اگست ۱۹۷۳ء کو پانڈیٹ طور پر اسمبلی کے طور پر قادیانی مسئلہ پر کارروائی کا آغاز ہوا اور بحث شروع ہو گئی۔ جو کہ ۶ ستمبر ۱۹۷۳ء تک رہی اور ۷ ستمبر کو حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

حضرت قائد اہلسنت نے گندھ برس کراچی میں ملاقات کے دوران مجھ سے ارشاد فرمایا کہ

"جب قومی اسمبلی میں کارروائی چل رہی تھی تو حضرت مولانا حامد علی خاں نائب صدر جمعیت علماء پاکستان نے مجھے مشورہ دیا کہ بھٹو صاحب ہال منول کر رہے ہیں اور وہ قادیانیوں کو ناراض نہیں کرنا چاہتے لہذا صرف اسمبلی کے اندر ہی جنگ نہ لائیں بلکہ عوامی دباؤ بڑھانے کے لئے عوام کے اندر تحریک پیدا کریں تاکہ حکومت پر دباؤ بڑھ سکے۔ ہم نے حضرت پیر طریقت مولانا حامد علی خاں مدظلہ کے مشورہ کے عین مطابق حکومت کو مجبور کرنا شروع کیا۔ جب تحریک چلی تو علماء گرفتار ہوئے انہیں پابند سلاسل کیا گیا، برتائیں ہوئیں، مقدمات بنے، ہتھیاریں لگیں اور حکومتی غنڈے تحریک ختم نبوت کو دبانے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتے رہے۔ مگر ہم کسی سختی اور دباؤ کو خاطر میں نہ لائے اور آخر کار کامیاب ہوئے۔"

اگست ۱۹۷۳ء میں آج سے ۲۰ سال قبل مولانا شاہ احمد نورانی نے ختم نبوت کانفرنس دہاؤں سے خطاب فرماتے ہوئے کہا۔

"ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہے کہ پاکستان میں ایسے لوگوں کا مقام کیا ہے؟ جو اسلام کے نفاذ اور ختم نبوت کے دشمن ہوں اب ضرورت ہے کہ ایسے لوگوں کا مقام معین کر دیا جائے تاکہ آئندہ کسی دیکوس اور نفاذ کو یہ جرات نہ ہو کہ مقام ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو چیلنج کر سکے۔ آج سے پہلے یہ مسئلہ منبر و محراب پر زیر بحث رہتا تھا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں یہ منبر و محراب سے چل کر گھیلوں میں باز آدوں میں اور کوچوں میں آیا لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھڑ ہے کہ حالات کی تبدیلی کے ساتھ ہی وہ مسئلہ جو کل تک منبر و محراب پر زیر بحث تھا۔ گھیلوں، کوچوں اور بازاروں تک محدود تھا لیکن آج وی مسئلہ قومی اسمبلی

کے ایوان میں موجود ہے۔ آج قومی اسمبلی میں یہ بحث ہو رہی ہے اور یہ طے کیا جا رہا ہے کہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں، خاتم النبیین کے ہاتھیوں، اسلام کے نفاذ اور ان کیودیوں کے جانوسوں اور ہندوستان کے ایجنٹوں کا اس ملک میں سیاسی اور مذہبی مقام کیا ہے؟

قومی اسمبلی ابھی یہ طے کر رہی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے یا نہیں؟ لیکن جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے اس پر عوام نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے۔ انہوں نے مرد ہو یا عورت، بچہ ہو یا بوڑھا سب کے سب نے دو ماہ کے عرصے میں مسلسل اور متفقہ طور پر بڑی منظم اور پرسن ملک گیر ہڑتال کر کے کراچی سے لے کر خیبر تک یہ بتا دیا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کا وہی مقام ہے جو یہاں کی غیر مسلم اقلیت میں یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کا اور ہر اس اقلیت کا ہے جو پاکستان میں رہتی ہے اور غیر مسلم ہے۔"

(صفحہ پاکستان بچہ تاج و تخت ختم نبوت از امام شاہ احمد نورانی)

حکومت کے خلاف چلنے والی اس تحریک کے حوالے سے اپنے خطاب میں قائد محترم نے مزید فرمایا۔

"پر ائمہ خضریاد رکھیں! ان کے نمائندے لوٹ کر لیں اور اچھی طرح سے لکھ لیں کہ آج جس طرح تم علماء اور طلباء کو گرفتار کرنے کے بعد ان مذاہنوں کو اذیت دے رہے ہو کل ہمارا باری بھی آئے گی۔ تم بھی زیر عتاب آ سکتے ہو" جمعیت علماء پاکستان کے نائب صدر سید محمود شاہ گجراتی کو میانوالی میں تین دن تک پائی نہیں دیا۔ کنجاہ ذیل میں ختم نبوت کے ۳۵ علماء و علماء دین ختم نبوت تحریک میں حصہ لینے کے جرم میں قید کئے گئے۔ مکی انہیں پینے کا پانی تو کیا وضو کے لئے پانی نہیں دیا گیا۔ آج حکومت یہ سمجھتی ہے کہ علماء کو کیلوں میں بند کر کے اذیتیں دین گئے تو وہ معافیا مانگ کر واپس چلے جائیں گے۔ لیکن میں بتاؤں کہ یہ ذیل کی اذیتیں، یہ کال کوٹھڑیاں، یہ بھوک ہڑتال تحریک ختم نبوت کے مذاہنوں کے موقف کو کمزور نہیں کر سکے گی تم اگر چاہو اور تمہارا بس چلے تو ہمیں چٹائی کے طاقتوں پر

چڑھا دو ہمیں آگ کے جلتے ہوئے شعلوں میں چھینک دو تم جو بھی کر سکتے ہو کر لو!
ہمارا تو بس ایک ہی نسخہ ہے۔

ساڈی جند ساڈی جان سادے روئے توں قربان
(صفحہ نمبر ۲۳) تاج و تخت ختم نبوت از امام شاہ احمد نورانی
امام شاہ احمد نورانی نے مزید فرمایا۔

معرز سامعین! آج بھٹو صاحب کہتے ہیں کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت کیسے
قرار دادوں 'پیردنی دھاؤ بڑھ رہا ہے' ایک طرف تو وہ کہتے ہیں کہ ہم کسی کا دھاؤ قبول
نہیں کرتے اور دوسری جانب کہتے ہیں دھاؤ بڑھ رہا ہے ماشاء اللہ بھٹو صاحب کی
ناؤک کر پیردنی دھاؤ بڑھ رہا ہے اس کے تو ٹکڑے ہڈ چٹھیں گے۔ آپ تو جانتے
ہوں گے کہ ہمارے ملک کا وزیر اعظم کس قسم کا آدمی ہے وہ کس خیر سے بنا ہوا ہے
اور اس کو کیا کمالات حاصل ہیں وہ تو بھی روٹی کی ڈگڈگی بجاتا ہے 'بھی کپڑے
کی ڈگڈگی بجاتا ہے اور بھی مکان کی ڈگڈگی بجاتا ہے اور وہ بھی بارہ بارہ گلے کی
ڈگڈگی بجاتا ہے۔ اب پتہ نہیں وہ گلے کس کس کے لگ رہے ہیں اور کس کس کو
مل رہے ہیں ہم نے بالکل صفائی کے ساتھ حکمرانوں کو کھمہ دیا ہے کہ تم جتنا زور آزما
سکتے ہو آزماؤ ہم تمناؤں کی منزل سے گزر گئے ہیں۔

دیکھو! ہمارے طالب علم تو جوان کیسے تحفظ عظمت رسالت صلی اللہ علیہ
و سلم کے لئے قربانی دے رہے ہیں۔ وہ اپنی زندگیوں ناموس رسالت پر نثار کر رہے
ہیں۔ اللہ انہیں انجمن غلباء اسما کے جہاد پر کی عمروں میں برکت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ
ان کو فاروق اعظم کی شجاعت اور علی المرتضیٰ کی بہادری نصیب فرمائے کہ آج ان کا
ٹون تحریک ختم نبوت کی آواز پر گرم ہو رہا ہے۔ میں ان کو مبارک باد دیتا ہوں۔
(صفحہ نمبر ۲۴) تاج و تخت ختم نبوت
اسی تقریر میں ایک جگہ مزید فرمایا۔

"بڑی عجیب بات ہے کہ مسلمان مرزائیوں کا چٹاٹ کرتے ہیں تو بھٹو
صاحب کے جیت میں درد اٹھتا ہے۔ وہ اپنے گل میں پیٹھے پیٹھے پریشان ہو جاتے

ہیں۔ وہ عوام سے کہتے ہیں کہ میں تو سب کا فائدہ ہوں میں تو قوم کا خدمت گزار
ہوں' تنخواہ بھی نہیں لیتا ہوں' یہ بالکل جھوٹ ہے' اس غریب ملک کے امیر
وزیر اعظم کا سالانہ خرچ پانچ لاکھ روپے ہے۔ یہ وہ پانچ لاکھ ہیں جو بحث میں
منظور کرائے گئے 'میرے پاس آؤ' ثبوت دیتا ہوں' اوپر سرکاری مرگی ہوئی ہو
گی۔ جب وزیر اعظم کا بجٹ اسمبلی میں پیش ہوا ہم بھی وہاں بیٹھے یہ قماش دیکھ رہے
تھے۔ ہم تو اسمبلی میں ان لوگوں کا قماش دیکھنے کے لئے ہی بیٹھے ہیں۔ اس لئے کہ یہ
اسمبلی کے اندر بغیر پیسے کا قماش دکھاتے رہتے ہیں اور ان میں سے ایک سے ایک
اونچا بھاری پیسے یہ جو ڈرامے کرتے ہیں انہیں دیکھنا پڑتا ہے۔ پچھلے سال بھٹو
صاحب کی تنخواہ ۵۷ لاکھ روپے تھی' اس جو سال بھٹو ۹۲ لاکھ ہو گئی ہے۔ بس
ایک کروڑ میں سے آٹھ لاکھ کم کر گیا ہے وہ بھی پورا ہو جائے گا یہ غریب ملک کا
غریب' عوامی اور سوشلسٹ وزیر اعظم ہے۔"

(صفحہ نمبر ۳۳) تاج و تخت ختم نبوت از امام شاہ احمد نورانی

قومی اسمبلی کا فیصلہ اور نتائج و عواقب

کئی مہینوں کی مسلسل جدوجہد اور اسمبلی کی کاروائی و بحث و مباحثہ کے بعد ۷
ستمبر ۱۹۷۳ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قراردادوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا
تاریخ ساز فیصلہ کیا جس سمجھتا ہوں کہ حیثیت علماء پاکستان کی پارلیمانی جدوجہد اور قائد
الملت امام شاہ احمد نورانی کا یہ تاریخی کارنامہ اپنی اہمیت کے اعتبار سے اتنا اہم ہے
کہ صدیوں لوح تاریخ پر نقش رہے گا۔ ۷۷ تا ۶۸ اس قرارداد کی اقلیت کی
سرگرمیاں 'جدوجہد' سازشیں اور بین الاقوامی مصلحت سراسر اسلام دشمنی پر مبنی ہیں
میں تو اپنے پڑھنے والوں کو صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی
ہے مگر ہماری کوتاہی اور غفلت کی بدولت آج سکوت طاری ہے۔

افسوس کہ ہمارے سیاسی قائدین 'تحریکی کارکنان' واعلمین اور خدا ترس علماء

کرام عقیدہ، شتم نبوت اور قادیانی سازش کے حوالے سے 'حلی' معلومات دیکھتے ہیں جس کی بدولت وہ قادیانی لعینوں کا بھرپور آپریشن نہیں کر پاتے بلکہ چرب زبان اور مکار قادیانی انہیں آسانی سے مات دے دیتا ہے۔

اس لئے ضرورت ہے کہ قادیانیت اور دوسرے فرق ضالہ کی زبان بندی اور سرکوبی کے لئے ہم اپنے اجتماعی ہمسائی ماحول کو حلی معلومات سے آراستہ کریں زیادہ سے زیادہ لڑچکر فراہم کریں، اسلام دشمن گمراہ 'بد عقیدہ اور بددیانت فرقوں کے باطل عقائد اور ان کا حمایت گہری نظر سے مطالعہ کریں۔ اگر اب بھی امر بالمعروف کے ساتھ نبی عن المنکر کا فریضہ پوری شدت و جوش اور دلائل و براہین کے ساتھ ادا نہ کیا گیا تو منکر طاقتیں معروف کے مقابل کمزری ہو کر اس کی بچائی اور تقابلیت کو غیر موثر بنادیں گی۔

مسلم امت کی ذمہ داری اور آخری انتباہ

بلاشبہ قادیانی فتنہ اپنے اندر ہزار گزریاں اور باطل قوانینوں کے باوجود آج تمام دنیا میں پھیل چکا ہے۔ منظم ہے، بدامان ہے، بیڈیا اس کے ہاتھ میں ہے۔ ہر جانب ان کے لڑچکر بھرا ہے۔ ہم اس کے خلاف اگر قراردادیں ہی پاس کرتے رہے، چھوٹے چھوٹے وسائل چھاپتے رہیں، کانفرنسنگز اور پبلے و جلوس وغیرہ کرتے رہیں تو یہ ناکافی ہے۔ ہمیں ان کی مذمت کے لئے موثر جدوجہد کی ضرورت ہے۔ مگر وہ عالمی لی وی پر اپنے ذاتی چیلن سے ڈش کے ذریعے جھوٹ کوچ، مکر کو فن کی حیثیت سے دنیا میں عام کرتا چلا جا رہا ہے۔ اسی سطح پر بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر اس کا دور کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ قادیانیت جیسے مسئلے پر امت مسلمہ کا مواد اعظم متحد ہے اب ضرورت ہے کہ اس کے بین منظر اور پیش منظر پر مسلسل روشنی ڈالی جاتی رہے تاکہ مسلمانان عالم اس فتنے کے مدارک اور سدباب کے لئے درست و درست حکمت عملی وضع کر سکیں۔

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی ہمسائی معنوں کو جلد از جلد درست کریں تاکہ اسلام کو درپیش چیلنجوں یا ٹھہرص قادیانیوں کی ذہر نایوں اور ان کے ضیاع باطن سے پوری طرح واقف ہو سکیں۔ یہ کام جیسی ہو گا کہ خود ہمارے ماحول میں انتشار و بکجی کی نفاذ یا وہ محبت و اخوت کے پھول کھلیں۔ مسلمان امت کے جذبہ جہل جوں جوں ان کے دلوں میں مرزا کی جعلی نبوت کے آثار پور بکسیرے کی اور اس کی نام نہاد ملت کے فساد کا قلع قمع کرنے کی حسرتیں باقی ہیں جی وہ ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں پھیلے والا طوفان اپنی شکست دلی کے باوجود پکار کر کہہ رہا ہے۔

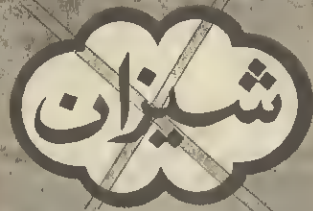
ہری ہے شاخ تنہا ابھی جلی تو نہیں
بگر کی ٹنگ دلی ہے مگر بھیجی تو نہیں
جھا کی تیغ سے گردن وفا شادوں کی
کئی ہے برسر میدان، مگر بھیجی تو نہیں

آج ہمیں محض دل و دماغ کے ساتھ حالات کا اور آگ کرنا چاہئے اور ملک و قوم اور اپنے ہمسر مستقبل کی فکر کرنا چاہئے اپنی نئی نسل کو زیور علم سے آراستہ کر کے صحیح عقائد اور درست راستوں پہ چلانا چاہئے اسی میں ہماری بھلائی ہے اور یہی راست ہماری نئی اور آئندہ نسلوں کے مستقبل کو محفوظ بنا سکتا ہے کیونکہ۔

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نئی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے ہو مسلمان بھی ایک

(اقبال)

آپ لوگ اس حقیقت سے بخوبی آشنا ہیں کہ وطن عزیز کی اکثر کلیدی آسامیوں پر قادیانی لابی سلسلہ ہے فوج اور بیوروکریسی میں ان کے لوگ موجود ہیں ملکی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ اور پرنٹ میڈیا پر ان کا تسلط ہے ان کے پاس ایک



کا
بایکٹ

مسلمانوں کے ضمیر پر ایک دستک



منظم میت درگ ہے بڑے بڑے اور سے ہیں بے پناہ لڑچکر ہے بہت زیادہ وسائل ہیں سائنسی تکنیک سے کام لے کر وہ اپنی دعوت گھر گھر پہنچا دے ہیں ان کی سرگرمیاں بڑی پراسرار اور خطرناک ہیں۔ وہ اسلام دشمنی کا کوئی موقع ضائع نہیں جانے دیتے ہال و منال اور وسائل کی فراوانی کے بل بوتے پر وہ لادین اور لہلہ عناصر کو چمک دکھا کر اکثر اپنے دام فریب میں اتار لیتے ہیں ہمیں چاہئے کہ قادیانیت کا مطالعہ کریں ان کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھیں ان کی دعوت کا جائزہ لیں ان کے طریقہ واردات کو سمجھیں اپنے بھرتاءد رسائل کا مطالعہ کریں اپنی جماعت کی آواز پر لبیک کہیں اس کے اجتماعات کو کامیاب بنائیں اس کے تعاون و مدد گاہ ثابت ہوں اگر جماعت مضبوط ہوگی تو ظلم کے ہر نشان کو اور قادیانیت کے ہر وار کو ناکام بنایا جا سکتا ہے علماء کو اس حوالے سے بنیادی کردار ادا کرنا چاہئے قائدین ہجیت علماء پاکستان اور کارکنان تحریک نظام مصطفیٰ کو پوری ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا ہو گا اپنے اپنے علاقہ میں اپنے طبقے بنائیں لوگوں کے اندر ذوق پیدا کریں ہر کلمہ کو مسلمان کو اس باطل تحریک کی سرکوبی کے لئے دعوت دیں اور اس سے تعاون حاصل کریں اگر آپ اٹھ کھڑے ہوئے نہ کہرتے ہو گئے اور میدان کاد میں نکل آئے تو یقیناً لوگ تعاون کریں گے ساتھ دیں گے نتائج بہتر ہوں گے اور اللہ کی مدد بھی شامل حال ہو گی۔ کیونکہ

بڑے ہو مجاہد تو بولے نقیب

نصر من اللہ و فتح قریب

آپ کو قدم قدم پر اپنے اور گرد قادیانی طریقہ کار کے کچھ فرق کے ساتھ نمازیں ادا کرتے نظر آئیں گے زکوٰۃ دیتے ملیں گے قرآن مجید کی تلاوت بھی کریں گے کلمہ پڑھیں گے دیکھ عبادات و ریاضات اور اقتداء و روایات پر بھی عمل پیرا نظر آئیں گے آپ ان سے مانوس نہ ہو جانا بلکہ ان کے حوالے سے متوجہ ہو کر غور مند ہو جانا چاہئے ان کو اسلام کے تقویر توحید 'دین اسلام' پیغمبر اسلام' انبیائے کرام اور جنت و دوزخ اور آخرت کے حوالے سے درست عقائد کی تبلیغ

کریں ان کو آخرت کے انجام سے آگاہ کریں ان کے دل میں خوف خدا پیدا کر دیں۔

لیروں نے جگہ میں طبع جلا دی
مسافر یہ سمجھا کہ منزل میں ہے

دب کوئی بھٹکا ہوا آپ کی تبلیغ اور دعوت سے راہ راست پر آجائے تو اسے اپنے سینے سے لگائیں اپنے درمیان اسے عزت دیں اس کو وقار عطا کریں تحفہ فرام کر دیں اس کی ہر طرح سے دل جوئی کریں غریب ہے تو معاشی تحفہ دیں بے ہنر ہے تو ہنرمند بنائیں ملازمت دلا دیں کاروبار کرا دیں اپنے ساتھ اپنے ہمسفر کر لیں ہر طرح سے اس کا خیال رکھیں تو وہ آپ کے حسن اخلاق اور بچی بخت و اخلاص کی وجہ سے جلد ہی آپ میں رنج میں جائے گا مگر اس کا خیر اس حسن عمل اس اخلاق و اخلاص کا اجر دینا و آخرت میں اللہ تعالیٰ آپ کو دے گا ویسے بھی انسان کی زندگی کا کوئی مقصد ہونا چاہئے اور وہ مقصد اگر اشاعت اسلام ہو کر رہ جائے تو بہت خوب رہے کسی نے کیا خوب کہا ہے

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلمان میں اسی لئے غازی

کلیدی پوسٹوں پر موجود قادیانی، سرکاری و غیر سرکاری اداروں کا ردباری کمپنوں پر ایسیٹ ایفٹریوں اور کارخانوں میں، دفاتر میں یہ لوگ مسلمان ملازمین کو ہانپتا اور غیر محسوس انداز سے تنگ کرتے ہیں۔ ریکارڈ خراب کروا دیں گے ٹرانسفر کروا دیں گے اس حوالے سے مسلمانوں کو غیرت ایمانی دلانے ان کے ذہن و ضمیر کو جھنجھوڑنے اور انہیں بیدار کرنے کی شد ضرورت ہے تاکہ وہ ایسے محلات میں ایک دوسرے کے ہم و معاون ثابت ہوں، ایک دوسرے کا سامرا بن سکیں۔ اقبال کے الفاظ میں میری دعا ہے کہ

بارب دل مسلم کو وہ زندہ تھا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے

حقائق پو لئے ہیں!



محرم چہرہ کی شہناز صبا رحلت فرما گئے

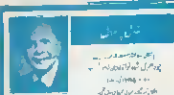
اہل حق کے دل پر ایک شدید غم کی لہر چلی ہے اور تمام اہل حق کے دل پر ایک شدید غم کی لہر چلی ہے۔

انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔ ان کی وفات پر انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔ ان کی وفات پر انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔

انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔ ان کی وفات پر انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔ ان کی وفات پر انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔

انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔ ان کی وفات پر انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔ ان کی وفات پر انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔

انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔ ان کی وفات پر انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔ ان کی وفات پر انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔



انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔ ان کی وفات پر انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔ ان کی وفات پر انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔

آہ چہرہ کی شہناز

انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔ ان کی وفات پر انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔ ان کی وفات پر انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔



یاد دہی نہیں اور شہناز صبا رحلت فرما گئے۔ ان کی وفات پر انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔ ان کی وفات پر انجمن اہل حقین کے صدر اور سربراہ شہناز صبا رحلت فرما گئے۔

جمعیت علمائے پاکستان JUP

- | | |
|-----------------------|--|
| ○ ایک عالمگیر تحریک | ○ فروغِ مشقِ مصطفیٰ اور طلبہ اسلام کے لئے |
| ○ ایک جی دعوت | ○ تحفہ مقامِ مصطفیٰ اور امنِ عالم کے لئے |
| ○ ایک توانا آواز | ○ قرآن و سنت کی ترویج و اشاعت کے لئے |
| ○ ایک درسِ محبت | ○ باطنی اور روایات اور نسلی امتیازات مٹانے کے لئے |
| ○ ایک منظم جہدِ جہد | ○ دامنِ اسلام کے درمیان اتحاد و یکجہتی کے لئے |
| ○ ایک مسلسل جہاد | ○ عدل و مساوات پر مبنی معاشرے کے قیام کے لئے |
| ○ ایک مستقل علاج | ○ باطنی و ظہری و علمی اور اجتماعی کے خاتمے کے لئے |
| ○ ایک عظیم تربیت گاہ | ○ انسانی و ملی و دینی تقاضات، مجاہدوں اور خیراتوں کے لئے |
| ○ ایک مقدس درس گاہ | ○ انسانیت کو علم و عمل کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے |
| ○ ایک محفوظ بنانا گاہ | ○ جہاد و انقلاب کی تربیت کے لئے |
| ○ ایک مضبوط دہلیز | ○ نئے نئے فتنوں سے بچنے کے لئے |
| ○ ایک دردناک پکار | ○ بیوروکریسی اور نصاریٰ کے لئے |
| ○ ایک مجاہدانہ لٹکارت | ○ دنیا بھر میں مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لئے |
| ○ ایک علانیانہ بیخوار | ○ دین کے کھلے اور چھپے دشمنوں کے لئے |
| ○ ایک تیز و تند لہر | ○ کافر تہذیبوں کے خاتمے کے لئے |
| ○ ایک آہنی چٹان | ○ غیر اسلامی کتاب سیاست کی ہمارا لپیٹنے کے لئے |
| ○ ایک اہم سورج | ○ لادین طاقتوں کا راستہ روکنے کے لئے |
| ○ ایک سوز و غم | ○ کفر و مظالم کی سرکوبی کے لئے |
| ○ ایک اجتماعی کوشش | ○ ظلم و باطل کو خراب کرنے کے لئے |
| ○ ایک مہمِ استقامت | ○ دنیا و آخرت میں نصرت و علاج کے لئے |
| ○ ایک خوبصورت مقصد | ○ راہِ حق کے حلاشیوں کے لئے |
| ○ من نصاریٰ الی اللہ | ○ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا و خوشنودی کے لئے |
| ○ اللہ اعلیٰ الخیر | ○ (کون ہے جو خدا کی راہ میں میرا (ہمارا) ماضی ہے؟ |

المجمعیت اکادمی لاہور پاکستان